19

# نوحہ

جلے جھولے سے لپٹی رو رہی ہے ماں علی اصغرؑ
ترا جھولا بچاتے جل گئی ہے ماں علی اصغرؑ

بچی جو راکھ مقتل میں ترے جھولے کے جلنے سے
وہ راکھ اب اپنے سر میں ڈالتی ہے ماں علی اصغرؑ

کوئی آواز دو مقتل میں آئے کس طرف مادر
تمھیں دشتِ بلا میں ڈھونڈتی ہے ماں علی اصغرؑ

بچھڑنے کا ترے غم ہے کہ ماں تربت میں جا کر بھی
ترا رستہ ابھی تک دیکھتی ہے ماں علی اصغرؑ

جہاں تُو دفن تھا اب تو وہاں پر تُو نہیں پھر بھی
نشاں تربت کا تیری ڈھونڈتی ہے ماں علی اصغرؑ

تیرے ہی غم میں وہ روتی رہی جب تک رہی زندہ
لحد میں بھی تجھے روتے گئی ہے ماں علی اصغرؑ

اُدھر چھوڑی کماں تیرِ ستم نے دشتِ غربت میں
اِدھر خیمے میں غش کھا کر گری ہے ماں علی اصغرؑ

تیرا ننھا سا سر ظالم نے جس نیزے پہ رکھا ہے
اُسی کے ساتھ چلتی جا رہی ہے ماں علی اصغرؑ

ترے جلتے ہوئے جھولے کا منظر یاد آتا ہے
جہاں بھی کوئی جھولا دیکھتی ہے ماں علی اصغرؑ

یہ نوحہ نورؔ اور رضوان کرتی تھی دکھی مادر
ابھی تک دھوپ میں بیٹھی ہوئی ہے ماں علی اصغرؑ